زکوۃ کی رقم سے ملازمین کو حج کروانے کا حکم

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1123

تاریخ اجراء: 15 جمادی الاولی 1445ھ /30 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

زکوۃ کی رقم سے ملازمین کو بذریعہ قرعہ اندازی حج کروا دیا جائے، تو کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکوۃ کی ادائیگی کے لئے شرعی فقیر، مستحقِ زکوۃ کو زکوۃ کی رقم کا مالک بنانا ضروری ہے، اگر تملیکِ فقیر نہ پائی جائے، تو زکوۃ ادا نہیں ہوتی، لہذا پوچھی گئی صورت میں قرعہ اندازی میں جس کا نام آیا اگر وہ شرعی فقیر نہ ہو، یا شرعی فقیر تو ہو مگر زکوۃ کی رقم اس کی ملک نہ کی گئی، تو ان دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اس لیے ضروری ہے کہ قرعہ اندازی صرف شرعی فقیر مستحقِ زکوۃ کے درمیان کریں اور جس کا نام آئے تمام رقم اس شرعی فقیر مستحقِ زکوۃ کی ملک کر دیں، اگر شرعی فقیر کو زکوۃ کی رقم کا مالک بنانے کے بجائے گورنمنٹ اسکیم یا پرائیوٹ اسکیم کے تحت حج پر لے جانے والے منتظمین کو حج کی رقم ڈائریکٹ جمع کروا دی، تو بھی زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

در مختار میں ہے: "(تملیک) خرج الاباحۃ، فلو اطعم یتیما ناویا الزکاۃ لا یجزیہ الا اذا دفع الیہ المطعوم" یعنی: تملیک کی قید سے اباحت خارج ہو گئی، یوں اگر کوئی یتیم کو زکوۃ کی نیت سے کھانا کھلائے تو زکوۃ ادا نہیں ہو گی ہاں اگر کھانا اس کی ملک کر دے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (در مختار، جلد 03، صفحہ 204، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

البحر الرائق میں ہے: "قید بالتملیک احترازا عن الاباحۃ ولھذا ذکر الولوالجی وغیرہ انہ لو عال یتیما فجعل یکسوہ ویطعمہ وجعلہ من زکاۃ مالہ فالکسوۃ تجوز لوجود رکنہ وھو التملیک واما الاطعام ان دفع الیہ بیدہ یجوز ایضا لھذہ العلۃ وان کان لم یدفع الیہ ویاکل الیتیم لم یجز لانعدام الرکن وھو التملیک" یعنی: مصنف نے تملیک کی قید اباحت کو خارج کرنے کے لئے لگائی اور یہی وجہ ہے کہ ولوالجی وغیرہ نے یہ مسئلہ ذکر کیا کہ اگر کوئی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور اپنی زکوۃ کے مال سے اس کو کپڑے پہناتا اور

کھانا کھلاتا ہے تو کپڑے پہنانے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی کہ تملیک پائی گئی جو کہ رکن زکوۃ ہے اور اگر یتیم کے ہاتھ بطور ملک کھانا دے دیا تو بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی اور اگر اس کو بطور ملک نہ دیا بلکہ یتیم کو کھانے کے لئے دیا تو زکوۃ ادا نہ ہو گی کیونکہ رکن زکوۃ یعنی تملیک مفقود ہے۔(البحر الرائق، جلد02، صفحہ:353، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے:”ھی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ھاشمی ولا مولاہ بشرط قطع المنفعۃ عن المملک من کل وجہ للہ تعالی ھذا فی الشرع“یعنی: زکوۃ شریعت میں دافع یعنی زکوۃ دینے والے کا مال سے ہر قسم کی منفعت ختم کر کے مال کو صرف اللہ کے لئے ایسے مسلمان فقیر کو مالک بنانا ہے جو نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام۔(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ188، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:”مباح کر دینے سے زکاۃ ادا نہ ہو گی، مثلاً فقیر کو بہ نیت زکاۃ کھانا کھلا دیا زکاۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یوہیں بہ نیت زکاۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔“(بہار شریعت، جلد1، صفحہ 874، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net